فتوی نمبر:[۷۳۵] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۵/۰۶/۳۰]

# ٹیلی فون پر طلاق اور پھر کہنا کہ مذاق کیا تھا

## سوال

۱: کیا خاوند کی طرف سے ٹیلی فون پر منکوحہ کو طلاق ہو جاتی ہے جبکہ وہ واسطہ منکوحہ کا سگا چچا ہو اور فوری طور پر وہ خاوند کا پیغام طلاق منکوحہ تک اور اس کے ورثاء تک پہنچا دے؟

۲: پہلی طلاق کے بعد مدت رجوع کب تک ہے؟ اور عدم رجوع کی صورت میں تیسری طلاق کب موثر ہو گی؟ نیز طلاق ثلاثہ کے بعد اپنی سابقہ زوجہ سے صلح کی صورت میں دوبارہ نکاح ممکن ہے یا نہیں؟ اگر ممکن ہے تو اس کی کیا صورت و شرائط ہوں گی؟

مثلاً محمد امین ولد عبد القادر نے مؤرخہ ۲۰۲۵/۳/۳ کو اپنی منکوحہ شمیم اختر کے چچا عبد الستار کو فون کر کے بتایا کہ میں نے شمیم اختر کو طلاق دے دی ہے اور اس کے چچا نے فوری طور پر شمیم اختر کو فون کر کے پیغامِ طلاق سے آگاہ کر دیا اور اس وقت سے اب تک رخصتی نہ ہو سکی جبکہ وہ اِدھر اُدھر عزیز و اقارب کے پاس طرح طرح کی باتیں اور فون بھی کرتا رہتا ہے اور کہتا ہے میں نے طلاق کا مذاق کیا تھا اور وہ رخصتی چاہتا بھی ہے اور نہیں بھی اور وہ غیر مستقل مزاج بخیل اور طنزیہ اسلوب اور دھمکی آمیز رویہ کا حامل شخص ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیرا فی الدارین۔

## جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

۱: طلاق بیوی کے سامنے دی جائے یا بیوی کی غیر موجودگی میں دونوں صورتوں میں واقع ہو جاتی ہے، مذکورہ صورت میں اس شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق دی اور اس طلاق کے متعلق اسکے چچا کو بتایا اور چچا نے آگے پیغام پہنچا دیا، اس صورت میں ایک طلاقِ رجعی واقع ہو چکی ہے، کیونکہ شوہر نے طلاق کے واضح الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اور خاوند کا بعد میں طلاق کو مذاق قرار دینا شرعا معتبر نہیں۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ". [سنن أبي داود: ۲۱۹۴]

"تین باتیں ایسی ہیں اگر کوئی ان کو حقیقت اور سنجیدگی میں کہے، تو حقیقت ہیں اور ہنسی مزاح میں کہے، تو بھی حقیقت ہیں۔ نکاح، طلاق اور (طلاق سے) رجوع"۔

لہٰذا یہ طلاق نافذ و معتبر ہے، خواہ فون پر کسی اور کے سامنے دی گئی ہے، البتہ چونکہ انکی ایک طلاق رجعی واقع ہوئی ہے، اگر یہ دوبارہ گھر بسانا چاہے تو عدت کے اندر اندر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت گزر گئی ہے تو تجدیدِ نکاح کیساتھ دوبارہ رشتہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

۲: پہلی طلاق کے بعد عورت کی عدت اور مدتِ رجوع کے حوالے سے تین صورتیں ہیں:

۱: اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ [الطلاق: ۰۴]

۲: اگر وہ حمل سے نہ ہو تو اسکی عدت تین حیض ہے۔ [البقرہ ۲۲۸]

۳: اور اگر وہ نابالغہ یا آئسہ من الحیض (جس کو حیض آنا بند ہو چکا ہو) ہے تو اسکی عدت تین قمری مہینے ہیں۔ [الطلاق: ۰۴]

اگر عدت کے اندر اندر رجوع نہیں کرتا تو جب عدت ختم ہو جائے گی، وہ عورت اسکے نکاح سے نکل جائے گی۔

اور اگر وقفے وقفے سے عدت کے دوران دوسری پھر تیسری طلاق بھی دے دیتا ہے تو تیسری طلاق کیساتھ وہ بائنہ ہو جائے گی، پھر عدت ختم ہونے کا انتظار کیے بغیر وہ عورت اس کے لیے حرام ہو جاتی ہے، اور رجوع کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ الا کہ اس سے کوئی دوسرا شخص گھر بسانے کی نیت سے شرعی نکاح کرے، اور پھر وہ شخص فوت ہو جائے، یا پھر ویسے طلاق دے دے، تو ایسی صورت میں پہلا مرد اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

"فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ". [البقرة:۲۳۰]

اور اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے، تو وہ اس کے بعد اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

## مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی حقانی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد إدریس اثری حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحنان سامرودی حفظہ اللہ